زیارت عاشورا

سلامِ آسمانی

اور

زیارت اربعین

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ
الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَیْكَ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰهِ
اَبَدًا مَّا بَقِیْتُ وَ بَقِیَ اللَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا
جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِكَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَیْنِ وَ عَلٰى عَلِیِّ بْنِ
الْحُسَیْنِ وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَ عَلٰى
أَصْحَابِ الْحُسَیْنِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡكَ یَا وَلِیَّ الۡعَصۡرِ اَدۡرِکۡنَا

زیارت عاشورا اور اس کے بعد پڑھی جانے والی دعا جو دعائے علقمہ کے نام سے مشہور ہے دونوں ایسی روشن حقیقتیں ہیں جن کا انکار ہرگز ہرگز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ معتبر اور قدیم ترین شیعہ کتابوں میں اس کا وجود بتاتا ہے کہ علماء، محدثین، متکلمین، فقہاء و مجتہدین و مراجع تقلید عظام نے اس کی حفاظت اور اہتمام کے لئے مخصوص انتظام کیا ہے اور مراجع تقلید نے اس کے نقل کرنے کی اجازت دینے میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے۔ زیارت عاشورا جو شیعہ کتابوں میں متعارف ہے اس کے دو ماخذ ہیں:

۱۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی مصباح

۲۔ اور کتاب کامل الزیارات۔

اگرچہ اس کی سند متعدد صحیح طریقوں سے نقل ہوئی ہے مگر ہم صرف شیخ طوسی قدس سرہ کے طریق کو اختیار کریں گے، تمام طُرُق کو ذکر کرنا اس مقام اور مناسبت کے منافی ہے جہاں صرف زیارت عاشورہ کی سندی حیثیت سے اس کی عظمت و منزلت کو لوگوں کے لئے واضح کرنا مقصود ہے۔

حدیث زیارت عاشورا کی سند کو ہم صاحب کتاب شفاء الصدور فی شرح زیارۃ العاشورہ حاج میرزا ابو الفضل طہرانی کے توسط سے آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ جن کے بارے میں محدث بزرگوار حاج شیخ عباس قمیؒ صاحب کتاب مفاتیح الجنان نے اپنی کتاب ''الکنی والالقاب'' میں فرمایا ہے: میرزا ابو الفضل عالم، فاضل، فقیہ، اصولی، متکلم، عارف بالحکمۃ، ریاضی، سیرت و تاریخ سے باخبر، ادیب، شاعر، جن کی وفات سنہ ۱۳۱۶ھ ق تہران میں ہوئی اور حضرت شاہ عبد العظیم میں صحن امام زادہ حمزہ میں اپنے والد ماجد کے مقبرہ میں سپرد لحد کئے گئے:

میرزا ابو الفضل تہرانی متوفی سنہ ۱۳۱۶ھ فرماتے ہیں میرے نزدیک جو سب سے عزیز اور محبوب طریق سند ہے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے حدیث زیارت عاشورا نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو: حَدَّثَنِیۡ بِالۡاِجَازَةِ... الخ مجھ سے شیخ الفقیہ السعید الثقہ، علامۂ عصر الشیخ محمد حسین بن محمد ہاشم الکاظمی [۱] نے اور انھوں نے شیخنا الامام الاعظم آیۃ اللہ العظمٰی مرتضٰی بن محمد امیر الجابری الانصاری [۲] سے اور انھوں نے شیخ فقیہ محقق مدقق، ثقۃ الحاج ملا احمد النراقی [۳] سے۔

اور انھوں نے سید الامۃ، کاشف الغمہ، صاحب کرامات الباھرۃ والمعجزات القاھرہ السید محمد مہدی

---

۱ مرحوم آقا بزرگ تہرانی نقباء البشر میں ان کے بارے میں فرماتے ہیں: آپ فقہائے امامیہ کے اعاظم اور مراجع تقلید میں شمار ہوتے ہیں اور شیخ انصاری، صاحب جواہر اور شیخ محمد حسین کاشف الغطا کے شاگردوں میں نام شمار کیا جاتا ہے۔ ''بدایۃ الانام فی شرح شرائع الاسلام'' آپ کی بہترین کتابوں میں جانی جاتی ہے اور آپ کا رسالۂ عملیہ اسی کتاب سے ماخوذ ہے۔

۲ معروف بہ شیخ انصاری جن کے بارے میں مصنف نے ایک صفحہ سے زیادہ بہترین القاب و آداب کے الفاظ نقل کئے ہیں انھیں اس مقام پر نقل کرنا مقصود نہیں ہے ورنہ اسے بھی نقل کیا جاتا۔ آپ بزرگ اور گرانقدر مراجع تقلید شیعہ میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب جواہر کے بعد یعنی سنہ ۱۲۶۶ھ ق سے مرجع مطلق کے منصب پر فائز رہے اور سنہ ۱۲۸۱ھ ق میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ آپ کی اہم ترین کتاب ''فرائد الاصول'' جو ''رسائل'' کے نام سے معروف ہے آج بھی حوزات علمیہ قم و نجف و شام اور ہندوستان وغیرہ میں فقہاء و مجتہدین کے اجتہاد و استنباط کا محور بنی ہوئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کی شخصیت عام و خاص میں محتاج تعارف نہیں ہے۔

۳ آپ حاج ملا مہدی کے فرزند ہیں اور فقہ و اصول میں متعدد کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ علم اخلاق و ادب میں شہرت کی سب سے بلندی پر جانی جانے والی کتاب ''معراج السعادۃ'' آپ ہی کی تالیف ہے۔

الطباطبائی معروف بہ علامہ بحر العلوم[1] سے۔

اور انھوں نے شیخ اعظم، استاد اکبر، مدیر الحدیث مولانا الاعظم محمد باقر البھبھانی معروف بہ آقائے وحید بہبہانی [2] سے۔

اور انھوں نے اپنے پدر بزر گوار الشیخ الافضل صاحب تقدس و زھد، محمد اکمل اصفہانی سے اور انھوں نے اپنے ماموں مروج آثار الائمۃ الاطہار غواص "بحارالانوار" مجدد مذھب مولانا محمد باقر معروف بہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ [3] سے۔

اور انھوں نے اپنے والد گرامی شیخ الفقیہ محقق دقیق، صاحب تقویٰ و زھد علامہ محمد تقی المجلسی

---

۱ آپ کے والد بزر گوار مرتضیٰ بن محمد بن عبد الکریم حسنی طباطبائی ہیں۔ علامہ بحر العلوم اپنے زمانہ کے بزرگ مرجع تقلید تھے اور سنہ ۱۱۵۵ھ ق کربلا میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۲۱۲ھ ق نجف میں وفات ہوئی اور آپ سے بے شمار کرامات نقل ہوئی ہیں۔

۲ آپ کے والد بزر گوار شیخ محمد اکمل اصفہانی ہیں اور اجازات کی کتابوں میں آپ کو استاد کل کے لقب سے پہچانا جاتا ہے سنہ ۱۱۱۷ھ ق اصفہان میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۲۰۵ھ ق کربلا میں وفات ہوئی۔ اجتہاد و فقاہت کو از سر نو حیات عطا کی اور اخباریوں کی تمام بساط کو الٹ پلٹ دیا۔ مجتہدین کے درمیان "آقا" کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی لئے آپ کی اولاد میں آنے والے "آلِ آقا" لکھتے ہیں۔

۳ آپ ملا محمد تقی مجلسی اول کے فرزند ہیں۔ اصفہان میں سنہ ۱۰۳۷ھ ق میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۱۱۰ یا ۱۱۱۱ھ ق میں اصفہان میں وفات ہوئی آپ کی شہرت تعارف کی مانع ہے۔ آپ کی سو سے زیادہ تالیفات ہیں جن میں سب سے مشہور "بحار الانوار" ہے۔

اول[1] سے۔

اور انھوں نے شیخ الاسلام والمسلمین اکمل الحکماء والمتکلمین افضل الفقہاء والمحدثین بہاء الملۃ والدین محمد بن حسین عاملی معروف بہ شیخ بہائی [2] سے۔

اور انھوں نے اپنے والد بزر گوار العالم العلامۃ والفاضل الفہامۃ شیخ الفقہاء والمحققین حسین بن عبد الصمد العاملی [3] سے۔

اور انھوں نے شیخ الامام خاتم فقہاء الاسلام، لسان المتقدمین، ترجمان المتاخرین الشہید زین الدین بن علی العاملی معروف بہ شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ [4] سے۔

---

۱ آپ کے والد کا نام مقصود علی تھا۔ سنہ ۱۰۰۳ھ ق میں متولد ہوئے اور سنہ ۱۰۷۰ھ ق میں وفات ہوئی۔ محمد تقی مجلسی اول۔ شیعہ امامیہ کے بزرگ فقہاء میں شمار ہوتے ہیں اور آقائے وحید بہبہانی کے نقل کے مطابق خود مجلسی اول فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزر گوار کے زیر سایہ چار سال کی عمر میں فقہی مسائل اور حدیث و قرآن سے آشنائی حاصل کر لی تھی۔

۲ سنہ ۹۵۳ بعلبک میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۰۳۰ھ ق اصفہان میں وفات ہوئی آپ کے جنازہ کو مشہد مقدس منتقل کیا گیا۔ آپ کی تالیفات میں ۸۸ کتابیں نقل کی گئی ہیں۔

۳ پورا نام عزالدین حسین بن عبد الصمد جبعی عاملی حارثی ہمدانی ہے اور شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے سنہ ۹۲۲ھ ق میں پیدا ہوئے اور سنہ ۹۸۴ھ ق میں بحرین میں وفات ہوئی۔ آپ کی بھی بہت سی تالیفات ہیں۔

۴ آپ سنہ ۹۱۱ھ ق میں جبل عامل کے ایک مقام (جبع) میں پیدا ہوئے اور سنہ ۹۶۶ھ ق میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں تالیف فرمائی ہیں جن میں مشہور ترین کتاب روضۃ البہیۃ (شرح لمعہ) جو آج بھی تمام حوزات علمیہ نجف و قم و شام وغیرہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ مسالک الافہام (شرح شرائع) وغیرہ۔

اور انھوں نے شیخ فاضل احمد بن محمد بن خاتون العاملی [1] سے۔

اور انھوں نے تاج الشریعۃ فخر الشیعۃ شیخنا الاعلم علی بن عبد العالی الکرکی معروف بہ محقق ثانی [2] سے۔

اور انھوں (محقق ثانیؒ) نے فقیہ، محدث ثقۃ علی بن ھلال الجزائری [3] سے اور انھوں نے قدوۃ الزاہدین، عمدۃ الفقہاء الراشدین، حلیۃ المحدثین شیخنا احمد بن فہد حلی [4] سے۔

اور شیخ احمد بن فہد حلی نے شیخ فقیہ، فاضل زین الدین علی بن الخازن [5] سے۔

اور زین الدین علی بن خازن نے برھان علماء الاسلام، استاد فقہاء الانام، صاحب الایات الباھرۃ والکرامات الطاھرۃ، شیخنا الافضل والاقدم شمس الدین محمد بن مکی معروف بہ شہید اول رحمۃ اللہ علیہ [6]

---

۱ جمال الدین احمد بن شمس الدین محمد بن خاتون العاملی العینائی اپنے والد گرامی سے حدیث روایت کی ہے اور شہید ثانی نے ان سے روایت کی ہے۔

۲ ۹۴۰ھ ق میں نجف میں پیدا ہوئے آپ ایران کے قاضی القضاۃ تھے۔ آپ کی عظیم اور نہایت گرانقدر تالیفات ہیں جیسے جامع المقاصد، شرح الفیہ، حاشیہ شرائع الاسلام وغیرہ۔

۳ شیخ زین الدین علی بن ہلال جزائری آپ اپنے زمانہ کے فقہاء میں شمار ہوتے تھے۔ محقق کرکی (ثانی) نے اپنے اجازۃ میں انھیں شیخ الاسلام، فقیہ اہل بیت جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

۴ ابو العباس جمال ابن احمد بن محمد فہد حلی فقہاء نامدار شیعہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ۷۵۷ھ ق میں مقام حلہ میں پیدا ہوئے اور ۸۴۱ھ ق کربلا میں وفات پائی۔ آپ کی تالیفات میں المھذب، الموجز، التحریر، عدۃ الداعی وغیرہ معروف ہیں۔

۵ شیخ حر عاملی نے تذکرۃ المتبحرین میں آپ کو فاضل، عابد، صالح اور شہید اول کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔ جن سے احمد بن فہد حلی نے حدیث روایت کی ہے۔

۶ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن مکی بن حامد بن احمد دمشقی نبطی عاملی، علماء کے درمیان شہید اول یا شیخ شہید

سے۔

اور شہید اول رحمۃ اللہ علیہ نے فخر المحققین استاد الفقہاء والمحدثین، حکیم، متکلم، الامام فخر الدین ابو طالب محمد بن حسن بن یوسف حلی [1] سے

اور فخر الدین ابوطالب محمد بن حسن نے اپنے والد گرامی علامۃ المشارق والمغارب آیۃ اللہ فی العالمین وسیف المسلول علیٰ رقاب المخالفین، جن کی ذات گرامی تمام عالم اسلام میں بلا تفریق مذھب وملۃ محتاج تعارف نہیں ہے، مراد ابو منصور جمال الدین حسن بن یوسف الحلی [2] سے۔

اور علامہ حلی نے شیخ الامام مؤسس فقہ والاصول ابو القاسم نجم الدین جعفر بن سعید الحلی معروف

سے مراد آپ ہی کی ذات گرامی ہوتی ہے۔ ۷۳۴ھ ق میں ولادت ہوئی اور ۷۸۶ھ ق میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے آپ کو شیعہ غلاۃ سے متہم کر کے ایک سال قید میں رکھ کر قتل کر دیا گیا اس کے بعد جسم پاک پر پتھر برسائے اس کے بعد جلا دیا گیا۔ آپ کی زوجہ ام علی اور بیٹی بھی فقہ خصوصاً عورتوں کے مسائل میں گہری نظر رکھتی تھیں۔ آپ کے بیٹے بھی بزرگ فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ الفیہ، غایۃ المراد، قواعد کلیہ، اللمعۃ الدمشقیہ، دروس، بیان، ذکریٰ وغیرہ آپ کی معروف تالیفات ہیں۔

۱ آپ علامہ حلی کے فرزند، فخر المحققین سے معروف ہیں۔ مشہور فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی نہایت گرانقدر تالیفات ہیں۔ شہید اول نے اپنے اجازۃ میں ان کی بہت مدح فرمائی ہے۔

۲ حسن بن یوسف بن مطہر حلی معروف بہ علامہ حلی آپ کی ولادت ۲۹/رمضان ۶۴۸ھ اور وفات ۱۱/یا ۲۱/محرم ۷۲۶ھ ق میں ہوئی ہے۔ آپ زبردست فقیہ، متکلم اور حکیم تھے۔ خواجہ نصیر الدین طوسی، محقق حلی اور سید ابن طاوس وغیرہ کے شاگرد تھے۔ آپ کے توسط سے بادشاہ مغل ایران سلطان محمد الجایتو نے مذہب شیعہ اختیار کیا۔ حلہ میں وفات ہوئی اور امیر المومنین علیہ السلام کے جوار میں دفن ہوئے۔ آپ کی بہت عظیم اور گرانقدر تالیفات اور مذہب تشیع کی خدمات ہیں جنھیں کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

بہ محقق اول[1] سے

اور محقق حلی نے سید فقیہ، محدث، ادیب فخار بن معد الموسوی الحائری [2] سے۔

اور انھوں نے عالم، عامل، محدث فقیہ شاذان بن جبرئیل القمی [3] سے اور شاذان بن جبرئیل قمی نے شیخ، ثقہ، فقیہ عماد الدین محمد بن ابو القاسم الطبری [4] سے۔

اور انہوں نے شیخ الامام، مدار الشریعۃ، ابو علی حسن بن شیخ معروف بہ مفید ثانی [5] سے۔

اور مفید ثانی یعنی فرزند شیخ طوسی نے اپنے والدگرامی معلم فضلاء المحققین اور مربی فقہاء المحصلین، تالیفات وتصنیفات کے میدان کے شہسوار شیخ الطائفہ، رئیس المذھب ابو جعفر محمد بن حسن

---

۱ محقق اول متولد ۶۰۲ھ اور متوفی ۶۷۶ھ ق۔ علامہ حلی کے استاد۔ مشہور شیعہ فقہاء میں نام ہے۔ جن کی معروف ترین تالیفات شرایع الاسلام جس کی آج بھی حوزات میں تدریس ہوتی ہے۔ دوسری مختصر النافع، معتبر اور معارج وغیرہ بھی علماء اسلام کی نظر میں اہم کتابیں شمار ہوتی ہیں۔

۲ شیخ حر عاملی نے آپ کو عالم، فاضل، ادیب، اور محدث کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ آپ نے ایمان ابو طالب پر زبردست کتاب لکھی ہے۔

۳ ابوالفضل شاذان بن جبرئیل ابن اسماعیل قمی آپ کی بھی فقہ وغیرہ میں متعدد تالیفات ہیں۔

۴ عماد الدین محمد بن ابو القاسم بن محمد بن علی الطبری الاملی الکجی۔ آپ فقہاء شیعہ اور جلیل القدر مرتبہ وثقہ جانے جاتے ہیں۔ متعدد تالیفات ہیں۔

۵ آپ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں۔ مرحوم شیخ حر عاملی ان کے بارے میں لکھتے ہیں: عالم، فاضل، فقیہ، محدث، ثقہ اور متعدد کتابوں کے مولف ہیں۔ جن میں شرح نہایہ الامالی، مرشد الی سبیل التعبّد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

الطوسی رحمۃ اللہ علیہ [1] سے نقل فرمایا۔ اور شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی گرانقدر کتاب ”مصباح المتہجد“ میں اس طرح فرماتے ہیں: کہ روایت کیا:

”محمد بن اسمٰعیل بن بزیع [2] نے اور انھوں نے صالح بن عُقبہ سے اور انھوں نے اپنے والد گرامی عقبہ بن قیس بن سمعان سے اور انھوں نے خامس آلِ عبا حضرت محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص دس محرم کو حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کرے یہاں تک کہ ان کی قبر مبارک پر گریہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اسے دوہزار حج دوہزار عمرہ اور دوہزار جہاد کا ثواب

---

۱ شیخ طوسی جن کی شہرت ہر مذہب وملت میں پائی جاتی ہے۔ ۳۸۵ھ ق طوس میں پیدا ہوئے اور ۴۶۰ھ نجف میں وفات ہوئی۔ آپ نے شیخ مفید سے استفادہ کیا اور ان کے بعد سید مرتضیٰ کے محضر سے استفادہ فرمایا۔ بغداد میں آپ پر مظالم ہوئے اور آپ کا گھر اور کتابخانہ جلا دیا تو نجف اشرف منتقل ہوگئے اور بابرکت حوزۂ نجف اشرف کی بنیاد ڈالی۔ فقہائے شیعہ کے نزدیک آپ ”شیخ الطائفہ“ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ کی تالیفات کی اہمیت وعظمت کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ شیعہ احادیث کی مشہور کتب اربعہ میں دو کتابیں استبصار اور تہذیب الاحکام آپ ہی کی تالیف کردہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی ہر ایک تالیف اپنے انتہائی درجہ کی حامل ہے جیسے: الفہرست، امالی، مبسوط، عدۃ الاصول، نہایۃ، ھدایۃ المسترشد، الغیبۃ، الرجال، الخلاف، تفسیر تبیان، مصباح المتہجد کہ جس سے زیارت عاشورا نقل کی جارہی ہے۔

۲ شیخ طوسی نے یہ حدیث اپنی سند کے ساتھ کتاب محمد ابن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے اور شیخ نے یہ حدیث محمد ابن اسماعیل کی سند کے ساتھ اپنی کتاب فہرست میں نقل کیا ہے۔ ابن ابی زید نے محمد ابن الحسین ابن الولید سے علی ابن ابراہیم نے محمد ابن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے۔

عطا کیا جائے گا اور ہر حج و عمرہ اور جہاد کا ثواب ایسا ہو گا کہ گویا اس نے پیغمبر اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے ساتھ انجام دیا ہے۔

عقبہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان! مگر اس شخص کے لئے کیا ثواب ہو گا جو اس دن قبر شریف تک نہیں پہنچ سکتا اور وہ شہر سے دور رہتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اگر ایسا ہو تو وہ صحراء میں چھت پر جائے امام حسین علیہ السلام کے قبر کی طرف اشارہ کر کے سلام کرے اور ان کے قاتلوں پر خوب لعن کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور یہ کام دن کے ابتدائی اور اول وقت میں انجام دے یعنی زوال آفتاب سے پہلے۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی مصیبت یاد کر کے گریہ کرے اور اپنے اہل خانہ کو اگر تقیہ نہ ہو تو، امام حسین علیہ السلام پر اس دن مصیبت یاد کر کے گریہ کرنے کا حکم دے، خوب نوحہ و ماتم کرے اور رنج و غم کا اظہار کرے اور امام حسین علیہ السلام کے نام سے ایک دوسرے کو اس دن تعزیت پیش کرے، فرمایا: اگر ایسا کریگا تو میں ضامن ہوں کہ وہ تمام ثواب اس شخص کو عطا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے تمام ثواب سے سرفراز فرمائے گا۔

راوی نے عرض کیا: آپ پر قربان! کیا ایسے شخص کے لئے آپ ضامن اور کفیل ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ بیشک میں ایسے شخص کے لئے ضامن اور کفیل ہوں گا اگر ایسا کرے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا: لوگ ایک دوسرے کو کس طرح تعزیت پیش کریں؟

فرمایا: اس طرح کہیں:

اَعْظَمَ اللهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ علیہ السلام وَ جَعَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

خدا مصیبت امام حسینؑ میں ہمارے اجر کو زیادہ قرار دے اور ہمیں اور آپ کو بھی ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے ولی امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ان کے خون ناحق کا بدلہ لینے والے ہیں۔

اور اگر ممکن ہو کہ اس دن کسی دنیوی امور کے لئے باہر نہ جائے تو ایسا ہی کرے اس لئے کہ یہ دن انتہائی منحوس ہے جس دن کوئی بھی حاجت پوری ہونے والی نہیں ہے اور اگر پوری ہو بھی جائے تو اس میں کوئی برکت نہ ہو گی اور کوئی خیر دیکھنے میں نہ آئے گا، اور چاہئے کہ تم میں سے کوئی بھی اس دن اپنے گھر کے لئے کوئی ذخیرہ نہ کرے ورنہ جو شخص اس دن اپنے گھر کے لئے سامان کا ذخیرہ کرے گا وہ ہرگز برکت نہ دیکھے گا، نہ اپنے لئے اور نہ اپنے اہل کے لئے اور جو ایسا کرے گا پروردگار اس کے لئے ہزار حج، ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کا ثواب لکھ دے گا، جو رسول خدا ﷺ کے ساتھ انجام دیئے ہوں اور اسے تمام پیغمبر، رسول، صدیق اور شہید کا ثواب عنایت فرمائے گا جو راہِ خدا میں قربان ہوئے ہوں اس وقت سے جب سے یہ کائنات پیدا ہوئی ہے اور جب تک قیامت نہ آجائے۔ صالح بن عقبہ اور سیف بن عمیرہ کہتے ہیں کہ علقمہ بن محمد حضرمی نے بیان کیا کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے وہ دعا تعلیم کریں جسے میں اس وقت پڑھوں جب قریب سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کر سکوں تو دور سے اشارہ کر کے سلام کروں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے علقمہ! امام حسین علیہ السلام کے قبر کی طرف پہلے اشارہ کر کے سلام کرو پھر

دو رکعت نماز پڑھو پھر اشارہ کرتے وقت تکبیر پڑھو اس کے بعد وہ سلام پڑھو (جو زیارت کی شکل میں ہے) تو یقینا ایسا کرنے کے بعد گویا تم نے وہ دعا کی ہے جسے زیارت کرنے والے ملائکہ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہزار ہزار درجے لکھ دے گا اور تمہارا شمار ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ قربان ہو گئے ہوں اور روز قیامت شہیدوں کے ساتھ محسوب کئے جاؤ گے اور انھیں لوگوں کے ساتھ پہچانے جاؤ گے اور تمہارے واسطے ہر پیغمبرؑ اور ہر رسولؑ اور ہر زائر کا ثواب لکھا جائے گا جو حسین علیہ السلام کی زیارت سے حاصل ہوا ہو روز شہادت سے آج تک۔ اور سلام کا طریقہ یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَ ابْنَ ثَارِهِ وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّي جَمِيعًا سَلَامُ اللهِ أَبَدًا مَّا بَقِيتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمَاوَاتِ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَ أَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيهَا وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَ لَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَ إِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَ أَتْبَاعِهِمْ وَ أَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ لَعَنَ اللهُ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ وَ لَعَنَ اللهُ بَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَ لَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَ لَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ لَعَنَ اللهُ شِمْرًا وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَ أَلْجَمَتْ وَ تَنَقَّبَتْ وَ تَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي بِكَ فَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَ أَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ وَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِلَى فَاطِمَةَ وَ إِلَى الْحَسَنِ وَ إِلَيْكَ بِمُوَالاتِكَ وَ بِالْبَرَائَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَ نَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَ بِالْبَرَائَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَ أَبْرَأُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ مِمَّنْ أَسَّسَ ذٰلِكَ وَ بَنَى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَ جَرَى فِي ظُلْمِهِ وَ جَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَ عَلَى أَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَ إِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْكُمْ بِمُوَالاتِكُمْ وَ مُوَالاةِ وَلِيِّكُمْ وَ بِالْبَرَائَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَ

النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَ بِالْبَرَائَةِ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَ أَتْبَاعِهِمْ إِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَأَسْأَلُ
اللهَ الَّذِيْ أَكْرَمَنِيْ بِمَعْرِفَتِكُمْ وَ مَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِكُمْ وَ رَزَقَنِي الْبَرَائَةَ مِنْ
أَعْدَائِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَنْ يُثَبِّتَ لِيْ عِنْدَكُمْ قَدَمَ
صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَ
أَنْ يَرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِيْ مَعَ إِمَامٍ هُدًى ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَ أَسْأَلُ
اللهَ بِحَقِّكُمْ وَ بِالشَّأْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ أَنْ يُعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ أَفْضَلَ مَا
يُعْطِيْ مُصَابًا بِمُصِيْبَتِهٖ مُصِيْبَةً مَا أَعْظَمَهَا وَ أَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْإِسْلَامِ وَ فِيْ
جَمِيْعِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ
صَلَوَاتٌ وَّ رَحْمَةٌ وَّ مَغْفِرَةٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ
مَمَاتِيْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ أُمَيَّةَ وَ
ابْنُ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِيْنُ بْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ ﷺ فِيْ كُلِّ
مَوْطِنٍ وَ مَوْقِفٍ وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا
سُفْيَانَ وَ مُعَاوِيَةَ وَ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ وَ
هٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ آلُ زِيَادٍ وَ آلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ الْعَذَابَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذَا
الْيَوْمِ وَ فِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا وَ أَيَّامِ حَيَاتِيْ بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَ بِالْمُوَالَاةِ
لِنَبِيِّكَ وَ آلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

پھر سو مرتبہ اس طرح لعن پڑھے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَ شَايَعَتْ وَ بَايَعَتْ وَ تَابَعَتْ
عَلٰى قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا

اس کے بعد سو مرتبہ اس طرح سلام پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ وَ عَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكَ مِنِّيْ
سَلَامُ اللهِ أَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ
مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ عَلٰى أَوْلَادِ
الْحُسَيْنِ وَ عَلٰى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

اس کے بعد پھر اس طرح پڑھے:

اَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّيْ وَ ابْدَأْ بِهٖ أَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثَ
ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا وَ الْعَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَ

عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ شِمْرًا وَ آلَ أَبِي سُفْيَانَ وَ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر سجدے میں جا کر اس طرح پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَ ثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام

علقمہ کہتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اگر ممکن ہو روزانہ اس زیارت کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرو تو تمہارے واسطے یہ سارا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

اس کے بعد شیخ الطائفہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: محمد بن خالد طیالسی نے سیف بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ میں صفوان بن مہران جمال اور اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ نجف کی طرف روانہ ہونے لگا امام جعفر صادق علیہ السلام کے مقام حیرہ سے مدینہ کی جانب نکلنے کے بعد۔ پس جب زیارت امیر المومنین علیہ السلام سے فارغ ہوا تو صفوان ابن مہران نے اپنا رخ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی قبر کی جانب کیا اور ہم سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام کے بالائے سر سے اشارہ کر کے امام حسین علیہ السلام کو سلام کرو کہ یہی عمل امام صادق علیہ السلام نے بھی کیا ہے جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا۔ سیف بن عمیرہ کہتے ہیں: اس کے بعد صفوان نے وہی زیارت پڑھی جو علقمہ بن محمد حضرمی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روز عاشور نقل کی ہے۔ اس کے بعد امیر المومنین

علیہ السلام کے بالائے سر دو رکعت نماز ادا کی اور نماز کے بعد امیر المومنین علیہ السلام کو وداع کیا اور اشارہ کیا قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف اور سلام و زیارت کے بعد حضرت کو بھی وداع کیا اور جو دعائیں پڑھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی:

يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوبِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ وَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَ يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهِ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَىٰ وَ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ وَ يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ وَ يَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَ يَا مَنْ لَا تَخْفَىٰ عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ وَ يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَ يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَ يَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَ يَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤَالَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ بِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَإِنِّي بِهِمْ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا وَ بِهِمْ أَتَوَسَّلُ وَ بِهِمْ أَتَشَفَّعُ إِلَيْكَ وَ بِحَقِّهِمْ أَسْأَلُكَ وَ أُقْسِمُ وَ أَعْزِمُ عَلَيْكَ وَ بِالشَّأْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَ بِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَ بِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ

عَلَى الْعَالَمِينَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِى جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَ بِهِ خَصَصْتَهُمْ دُونَ
الْعَالَمِينَ وَ بِهِ أَبَنْتَهُمْ وَ أَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ
فَضْلَ الْعَالَمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَكْشِفَ عَنِّى غَمِّى وَ
هَمِّى وَ كَرْبِى وَ تَكْفِيَنِى الْمُهِمَّ مِنْ أُمُورِى وَ تَقْضِيَ عَنِّى دَيْنِى وَ تُجِيرَنِى مِنَ
الْفَقْرِ وَ تُجِيرَنِى مِنَ الْفَاقَةِ وَ تُغْنِيَنِى عَنِ الْمَسْأَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ وَ تَكْفِيَنِى
هَمَّ مَنْ أَخَافُ هَمَّهُ وَ عُسْرَ مَنْ أَخَافُ عُسْرَهُ وَ حُزُونَةَ مَنْ أَخَافُ حُزُونَتَهُ وَ
شَرَّ مَنْ أَخَافُ شَرَّهُ وَ مَكْرَ مَنْ أَخَافُ مَكْرَهُ وَ بَغْيَ مَنْ أَخَافُ بَغْيَهُ وَ جَوْرَ
مَنْ أَخَافُ جَوْرَهُ وَ سُلْطَانَ مَنْ أَخَافُ سُلْطَانَهُ وَ كَيْدَ مَنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَ
مَقْدُرَةَ مَنْ أَخَافُ مَقْدُرَتَهُ عَلَيَّ وَ تَرُدَّ عَنِّى كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَ مَكْرَ الْمَكَرَةِ
اَللّٰهُمَّ مَنْ أَرَادَنِى فَأَرِدْهُ وَ مَنْ كَادَنِى فَكِدْهُ وَ اصْرِفْ عَنِّى كَيْدَهُ وَ مَكْرَهُ وَ
بَأْسَهُ وَ أَمَانِيَّهُ وَ امْنَعْهُ عَنِّى كَيْفَ شِئْتَ وَ أَنَّى شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّى بِفَقْرٍ
لَا تَجْبُرُهُ وَ بِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَ بِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَ بِسُقْمٍ لَا تُعَافِيهِ وَ ذُلٍّ لَا
تُعِزُّهُ وَ بِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَ أَدْخِلْ عَلَيْهِ
الْفَقْرَ فِى مَنْزِلِهِ وَ الْعِلَّةَ وَ السُّقْمَ فِى بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّى بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا
فَرَاغَ لَهُ وَ أَنْسِهِ ذِكْرِى كَمَا أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَ خُذْ عَنِّى بِسَمْعِهِ وَ بَصَرِهِ وَ

لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَ رِجْلِهِ وَ قَلْبِهِ وَ جَمِيعِ جَوَارِحِهِ وَ أَدْخِلْ عَلَيْهِ فِى جَمِيعِ ذٰلِكَ
السُّقْمَ وَ لَا تَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّى وَ عَنْ ذِكْرِى وَ
اكْفِنِى يَا كَافِيَ مَا لَا يَكْفِى سِوَاكَ فَإِنَّكَ الْكَافِى لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَ مُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ
سِوَاكَ وَ مُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ وَ جَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ
سِوَاكَ وَ مُغِيثُهُ سِوَاكَ وَ مَفْزَعُهُ إِلٰى سِوَاكَ وَ مَهْرَبُهُ وَ مَلْجَاهُ إِلٰى غَيْرِكَ وَ
مَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَأَنْتَ ثِقَتِى وَ رَجَائِى وَ مَفْزَعِى وَ مَهْرَبِى وَ مَلْجَائِى وَ
مَنْجَايَ فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ وَ بِكَ أَسْتَنْجِحُ وَ بِمُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَ
أَتَوَسَّلُ وَ أَتَشَفَّعُ فَأَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَكْشِفَ عَنِّى غَمِّى وَ هَمِّى وَ كَرْبِى فِى مَقَامِى
هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَ غَمَّهُ وَ كَرْبَهُ وَ كَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ
عَنِّى كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَ فَرِّجْ عَنِّى كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَ اكْفِنِى كَمَا كَفَيْتَهُ وَ اصْرِفْ
عَنِّى هَوْلَ مَا أَخَافُ هَوْلَهُ وَ مَئُونَةَ مَا أَخَافُ مَئُونَتَهُ وَ هَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلَا
مَئُونَةٍ عَلَى نَفْسِى مِنْ ذٰلِكَ وَ اصْرِفْنِى بِقَضَاءِ حَوَائِجِى وَ كِفَايَةِ مَا أَهَمَّنِى هَمُّهُ
مِنْ أَمْرِ آخِرَتِى وَ دُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّى
سَلَامُ اللّٰهِ أَبَدًا بَقِيتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ

زِيَارَتِكُمَا وَ لَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي حَيَاةَ مُحَمَّدٍ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ
أَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ وَ تَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِمْ وَ احْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَ
بَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ
أَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَ مُتَوَسِّلًا إِلَى اللهِ رَبِّي وَ رَبِّكُمَا مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِ (بِكُمَا وَ مُسْتَشْفِعًا
بِكُمَا) إِلَى اللهِ فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَاشْفَعَا لِي فَإِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَ
الْجَاهَ الْوَجِيهَ وَ الْمَنْزِلَ الرَّفِيعَ وَ الْوَسِيلَةَ إِنِّي أَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ
الْحَاجَةِ وَ قَضَائِهَا وَ نَجَاحِهَا مِنَ اللهِ بِشَفَاعَتِكُمَا لِي إِلَى اللهِ فِي ذَلِكَ فَلَا أَخِيبُ
وَ لَا يَكُونُ مُنْقَلَبِي مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا بَلْ يَكُونُ مُنْقَلَبِي مُنْقَلَبًا رَاجِحًا
مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي بِقَضَاءِ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَ تَشَفَّعَا لِي إِلَى اللهِ
اِنْقَلَبْتُ عَلَى مَا شَاءَ اللهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مُفَوِّضًا أَمْرِي إِلَى اللهِ
مُلْجِئًا ظَهْرِي إِلَى اللهِ وَ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللهِ وَ أَقُولُ حَسْبِيَ اللهُ وَ كَفَى سَمِعَ اللهُ
لِمَنْ دَعَا لَيْسَ لِي وَرَاءَ اللهِ وَ وَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِي مُنْتَهًى مَا شَاءَ رَبِّي كَانَ وَ مَا
لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ أَسْتَوْدِعُكُمَا اللهَ وَ لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ
الْعَهْدِ مِنِّي إِلَيْكُمَا انْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَوْلَايَ وَ أَنْتَ يَا
أَبَا عَبْدِ اللهِ يَا سَيِّدِي وَ سَلَامِي عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ

وَاصِلٌ ذَلِكَ إِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوبٍ عَنْكُمَا سَلَامِي إِنْ شَاءَ اللهُ وَ أَسْأَلُهُ بِحَقِّكُمَا
أَنْ يَشَاءَ ذَلِكَ وَ يَفْعَلَ فَإِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ انْقَلَبْتُ يَا سَيِّدِي عَنْكُمَا تَائِبًا
حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِلْإِجَابَةِ غَيْرَ آيِسٍ وَ لَا قَانِطٍ آئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا إِلَى
زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَ لَا مِنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ
لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يَا سَادَتِي رَغِبْتُ إِلَيْكُمَا وَ إِلَى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ أَنْ زَهِدَ
فِيكُمَا وَ فِي زِيَارَتِكُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِيَ اللهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَ مَا أَمَّلْتُ فِي
زِيَارَتِكُمَا إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ.

سیف بن عمیرہ کا بیان ہے کہ میں نے صفوان سے سوال کیا علقمہ بن محمد نے اس دعا کو ہمارے لئے امام باقر علیہ السلام سے روایت نہیں کی ہے بلکہ صرف زیارت کو بیان کیا ہے تو صفوان نے کہا: میں خود امام صادق علیہ السلام کے ساتھ اس جگہ آیا تھا تو آپ نے وہی عمل کیا تھا جو میں نے کیا ہے اور وہی زیارت و دعا پڑھی جو میں نے پڑھی ہے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی جیسے کہ ہم نے پڑھی ہے اور ویسے ہی وداع کیا تھا جیسے ہم نے وداع کیا ہے۔ اس کے بعد صفوان نے مجھ سے کہا: حضرت امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس زیارت کی پابندی کرنا اور اس دعا کو پڑھتے رہنا کہ میں خدا کی بارگاہ میں اس زیارت کے پڑھنے والے اور اس طرح کی دعا نزدیک یا دور سے کرنے والے کے لئے ضامن ہوں کہ

- اس کی دعا قبول ہو گی۔
- اس کی سعی مشکور ہو گی۔

- اور اس کا سلام قبول ہو جائے گا۔
- اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی۔
- آخرت میں اس کا درجہ بلند ہو گا۔ ناامید نہیں ہو گا۔

اے صفوان میں نے زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ اپنے پدر بزرگوار سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام سے اور انھوں نے امام حسین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے بھائی امام حسن علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار امیر المومنین علیہ السلام سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے پیغمبر اکرم ﷺ سے اور پیغمبر اکرم ﷺ نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے خداوند عالم سے حاصل کیا ہے اور پروردگار عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص نزدیک یا دور سے امام حسین علیہ السلام کی یہ زیارت اور دعا پڑھے گا تو اس کی زیارت قبول کرلوں گا اور اس کی ہر خواہش کو پورا کردوں گا اور وہ میری بارگاہ سے ناامید اور مایوس واپس نہ جائے گا بلکہ حاجت پوری ہونے کے بعد اور دوزخ سے آزاد ہونے کے بعد اور جنت کا حقدار ہونے کے بعد واپس جائے گا اور اگر کسی کے بارے میں شفاعت کردے گا تو اسے بھی قبول کرلوں گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم اہلبیت علیہم السلام کے دشمنوں کے علاوہ کہ ان کے حق میں کسی کی دعا قبول نہ ہو گی جیسا کہ پروردگار عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھا کر فرمایا ہے اور ہم کو اس کا گواہ بنایا ہے اور اس کے گواہ آسمان کے فرشتے بھی ہیں۔ اس کے بعد جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ میں آپ کو اور علی و فاطمہ و حسن حسین علیہم السلام اور ان کی اولاد کے اماموں کو وہ بشارت دوں جو آپ کے لئے اور ان ائمہ (معصومین علیہم السلام) کے لئے اور آپ کے شیعوں کے لئے روز قیامت باعث مسرت ہے۔

صفوان کہتے ہیں کہ اس کے بعد امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: **اے صفوان! جب تمہارے**

لئے کوئی حاجت پیش آجائے تو یہ زیارت جہاں سے چاہو پڑھ لو اور دعا بھی پڑھ لو اور اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرو ضرور پوری ہو گی اور پروردگار اپنے رسول ﷺ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف نہ کرے گا۔

یہ بھی سلسلۃ الذھب ہے

کلمہ لا الہ الا اللہ حصنی کے پاکیزہ اور مقدس اسناد کے سلسلوں کی بنا پر کہ جسے امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباو اجداد کے ذریعہ نقل فرمایا ہے، اسے حدیث سلسلۃ الذھب (جس کا سلسلۂ اسناد سونے کی مانند گرانقدر اور روشن و تابناک ہے) کہا جاتا ہے۔ جو حدیث قدسی بھی ہے۔ تو حدیث زیارت عاشورا جس کے ابتدائی اسناد میں چند معصومین علیہم السلام کے توسط سے خداوند عالم تک نسبت دی گئی ہے اور معصومین علیہم السلام کے بعد غیر معصومین میں عظیم اور مقدس ہستیاں جن میں مراجع تقلید و فقہائے عظام و محدثین کا سلسلہ پایا جاتا ہو اور حدیث قدسی بھی ہو تو کیا اسے سلسلۃ الذھب کہنا حقیقت وانصاف کے منافی ہو گا؟ ہرگز نہیں۔ یہ زیارت احادیث قدسیہ میں شامل ہے کہ اسی ترتیب سے زیارت ولعن و سلام و دعا کے ساتھ حضرت احدیت کی بارگاہ سے جبرئیل امین کے ذریعہ پیغمبر اکرم ﷺ تک پہونچی ہے اور تجربات کی بنا پر چالیس روز یا اس سے کم پابندی سے پڑھنے سے حاجت پوری ہونے، مقاصد حاصل ہونے اور دشمنوں کے دفاع کے لئے بے نظیر ہے۔ لہٰذا امومنین اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا کر روزآنہ پڑھیں اور برکتیں مشاہدہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعجیل ظہور امام علیہ السلام کی دعا کرنے کی توفیق اور امام حسین علیہ السلام کے خون ناحق کا بدلہ لینے والے امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کرے۔ آمین۔

زیارت اربعین

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے مومن کی علامتیں اس طرح بیان فرمائی ہیں:

(۱) اکیاون (۵۱) رکعت نماز پڑھنا

۱۷ر رکعت واجب نمازیں

۲ر رکعت نماز صبح

۴ر رکعت نماز ظہر

۴ر رکعت نماز عصر

۳ر رکعت نماز مغرب

۴ر رکعت نماز عشاء

۳۴ر رکعت نماز واجب کی نافلہ

۲ر رکعت نافلہ نماز صبح جو نماز صبح سے پہلے پڑھی جائیگی

۸ر رکعت نافلہ نماز ظہر یہ بھی نماز ظہر سے پہلے پڑھی جائیگی

۸ر رکعت نافلہ نماز عصر یہ بھی نماز عصر سے پہلے پڑھی جائیگی

۴ر رکعت نافلہ نماز مغرب یہ نماز مغرب کے بعد پڑھی جائیگی

۱ر رکعت نافلہ نماز عشاء یہ نماز عشاء کے بعد پڑھی جائیگی (بہتر ہے کہ نافلہ نماز عشاء

دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔ بیٹھ کر پڑھنے والی یہ دو رکعت ایک رکعت شمار کی جائیگی)

۱۱ر رکعت نماز شب جس میں

۸ر رکعت نماز شب کی نیت سے

۲ر رکعت نماز شفع کی نیت سے اور

۱ر رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھنا ہے۔

کل ۵۱ر رکعت

تمام مستحبی نمازیں نماز صبح کی طرح ۲-۲ر رکعت پڑھی جائیں گی۔

(۲) زیارت اربعین

(۳) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔

(۴) خاک پر سجدہ کرنا۔

(۵) بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

چونکہ ہر چیز اپنی علامتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم یہ جاننا چاہیں کہ ہم میں ایمان کس قدر ہے تو خود ہی اندازہ لگائیں کہ ہم میں یہ علامتیں کس قدر پائی جاتی ہیں۔ اگر تمام علامتیں پائی جاتی ہیں تو خداوند عالم کا شکر ادا کریں اور بعض پائی جاتی ہیں تو جو نہیں ہیں ان کو مکمل کریں اور یہ کام جلد کرلیں کیونکہ موت کا کوئی وقت معین نہیں ہے۔

زیارت اربعین

۲۰ر صفر کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں سلام کرنا ان کی زیارت کرنا ایمان کی علامت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز اربعین اس طرح امام حسین علیہ السلام کی زیارت تعلیم فرمائی۔ فرمایا:

جب دن نکل آئے تو اس طرح زیارت کرو۔

"زیارت پڑھتے وقت ضروری ہے زیارت کے الفاظ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان مطالب پر بھی غور کریں جو زبان سے ادا کر رہے ہیں تاکہ معرفت کے ساتھ زیارت کرنے کا ثواب نصیب ہو اور یہ بھی معلوم ہو جس کی زیارت کر رہے ہیں اس کی عظمت و منزلت کیا ہے۔ اس کی شہادت کا ہدف اور مقصد کیا ہے؟ کس مقصد کی خاطر اس نے اس عظیم شہادت کو قبول کیا۔ اور وہ راز کیا ہے جس نے اس شہادت اور اس کے تذکرہ کو ابدیت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ تازگی عطا کی ہے۔ ۱۴ سو برس گذرنے کے بعد بھی ہر دن اور ہر وقت ایسا لگتا ہے کہ یہ واقعہ آج کا واقعہ ہے۔"

زیارت اربعین کا یہ جملہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقصد شہادت کو بیان کر رہا ہے۔

فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَآءِ وَ مَنَحَ النُّصْحَ وَ بَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيْكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلاَلَةِ

انہوں نے لوگوں کو خدا اور رسول اور دین کی طرف اس طرح دعوت دی کہ عذر و بہانے کے سارے راستہ بند کر دئے۔ بہترین و مناسب ترین انداز سے نصیحت کی اور خدایا تیری راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ تاکہ

تیرے بندوں کو جہالت سے اور گمراہی کی حیرانی و سرگردانی

کی ہلاکت خیز موجوں سے نجات دلا سکیں۔

اس جملہ سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ایک مقصد لوگوں کو جہالت اور گمراہی سے نجات دلانا ہے۔

جہالت سے نکلنے کا ذریعہ تعلیم ہے۔ تعلیم جس قدر زیادہ اور اعلیٰ ہوگی اتنا ہی زیادہ جہالت سے نجات ملے گی۔

گمراہی سے نجات کا ذریعہ ہدایت ہے۔ ہدایت صراط مستقیم پر قائم رہنا ہے۔ صراط مستقیم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ جتنا ہم اہل بیت علیہم السلام کی سیرت و کردار کو اپنائیں گے اور ان کا رنگ وڈھنگ اختیار کریں گے اتنا ہی زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جتنا زیادہ تعلیم یافتہ اور ہدایت یافتہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقصد شہادت سے قریب تر ہوں گے۔

زیارت اربعین

اَلسَّلاَمُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيْبِهٖ

سلام ہو اللہ کے ولی پر اور اس کے حبیب و محبوب پر

اَلسَّلاَمُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَنَجِيْبِهٖ

سلام ہو اللہ کے دوست اور اس کے برگزیدہ پر

اَلسَّلاَمُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ

سلام ہو اللہ کے خالص اور مخلص بندہ اور خالص و مخلص کے فرزند پر

اَلسَّلاَمُ عَلَی الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّھِیْدِ

سلام ہو حسینِ مظلومِ شہید پر

اَلسَّلاَمُ عَلٰی اَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ وَ قَتِیْلِ الْعَبَرَاتِ

سلام ہو اس پر جو رنج و مصائب میں اسیر تھا، آنسوؤں کے مارے پر

(اس کی شہادت اس قدر دردناک ہے
جب بھی تذکرہ ہوتا ہے آنسو نکل پڑتے ہیں)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَشْھَدُ اَنَّہٗ وَلِیُّکَ وَ ابْنُ وَلِیِّکَ

خدایا میں گواہی دیتا ہوں وہ یقیناً تیرے ولی ہیں اور تیرے ولی کے فرزند ہیں

وَ صَفِیُّکَ وَ ابْنُ صَفِیِّکَ الْفَآئِزُ بِکَرَامَتِکَ

اور تیرے منتخب کردہ ہیں اور منتخب شدہ کے فرزند ہیں تیرے کرم واحترام کی بلند منزل پر فائز ہیں

اَکْرَمْتَہٗ بِالشَّھَادَۃِ وَ حَبَوْتَہٗ بِالسَّعَادَۃِ

تو نے شہادت کے ذریعہ ان کو بزرگی عطا فرمائی اور سعادتوں کو ان کے ارد گرد قرار دیا

وَ اجْتَبَیْتَہٗ بِطِیْبِ الْوِلاَدَۃِ وَ جَعَلْتَہٗ سَیِّدًا مِّنَ السَّادَۃِ

پاکیزہ ولادت (پاکیزہ طینت) کے لئے انہیں منتخب کیا۔ انہیں سرداروں میں ایک سردار قرار دیا

وَ قَآئِدًا مِّنَ الْقَادَۃِ وَ ذَآئِدًا مِّنَ الذَّادَۃِ

اور قائدوں میں ایک قائد اور رہنما بنایا

اسلام کا دفاع کرنے والوں میں ایک مدافع ٹھہرایا

وَ اَعْطَیْتَہٗ مَوَارِیْثَ الْاَنْبِیَآءِ وَ جَعَلْتَہٗ حُجَّۃً عَلٰی خَلْقِکَ مِنَ الْاَوْصِیَآءِ

خدایا تو نے انہیں انبیاء کی میراث عطا کی اور اوصیاء میں سے انہیں اپنی مخلوقات پر حجت قرار دیا

فَاَعْذَرَ فِی الدُّعَآءِ وَ مَنَحَ النُّصْحَ وَ بَذَلَ مُھْجَتَہٗ فِیْکَ

انہوں نے لوگوں کو اس طرح دعوت دی کے عذر کے تمام راستے بند کر دئے بہترین انداز
سے نصیحت کی تیری راہ میں جان وخون کا نذرانہ پیش کیا

لِیَسْتَنْقِذَ عِبَادَکَ مِنَ الْجَھَالَۃِ وَ حَیْرَۃِ الضَّلاَلَۃِ

تاکہ تیرے بندوں کو جہالت وضلالت و گمراہی کی حیرانی و سرگردانی سے نجات دلا سکیں

وَ قَدْ تَوَازَرَ عَلَیْہِ مَنْ غَرَّتْہُ الدُّنْیَا

وَ بَاعَ حَظَّہٗ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰی

ان لوگوں نے ان پر ہر طرف سے حملہ کر دیا جو دنیا کے فریب میں گرفتار تھے جنہوں نے
پست ترین دنیا کی خاطر خود کو فروخت کر دیا تھا۔

وَ شَرٰی اٰخِرَتَہٗ بِالثَّمَنِ الْاَوْکَسِ وَ تَغَطْرَسَ

اور دنیا کی محبت میں آخرت کا سودا کر لیا تھا۔

وَ تَرَدّٰی فِیْ ھَوَاہُ وَ اَسْخَطَکَ وَ اَسْخَطَ نَبِیَّکَ

جن کو تکبر اور خواہشات نفس کی پیروی نے ہلاک و برباد کر دیا تھا۔ ان لوگوں نے خدایا تجھ کو

ناراض کیا اور تیرے رسول کو ناراض کیا

وَ اَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ

اور تیرے ان بندوں کی اطاعت کی جو شقی تھے منافق تھے

وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيْكَ

گناہگار تھے جہنمی تھے۔ (امام حسین علیہ السلام) نے اس طرح کے لوگوں سے تیری خوشنودی کی

خاطر جم کر جہاد کیا

صَابِرًا مُّحْتَسِبًا حَتّٰى سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ

وَ اسْتُبِيْحَ حَرِيْمُهٗ

یہاں تک تیری اطاعت میں ان کے خون کا آخری قطرہ بہہ گیا۔ ان کے خاندان کی حرمت و

عظمت کو پامال کیا گیا۔

اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَبِيْلًا وَّ عَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

خدایا ان پر سخت ترین لعنت کر اور دردناک ترین عذاب میں گرفتار کر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ

سلام ہو آپ پر اوصیاء کے سردار کے فرزند

اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَ ابْنُ اَمِيْنِهٖ

میں گواہی دیتا ہوں یقیناً آپ اللہ کے امین ہیں اور امین خدا کے فرزند ہیں

عِشْتَ سَعِيْدًا وَ مَضَيْتَ حَمِيْدًا

آپ نے سعادت مند زندگی بسر کی۔

وَ مُتَّ فَقِيْدًا مَظْلُوْمًا شَهِيْدًا

اور پسندیدہ موت اختیار کی اور مظلومانہ شہادت اختیار کی

وَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ مَّا وَعَدَكَ وَ مُهْلِكٌ مَّنْ خَذَلَكَ

اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا کرے گا اور جن لوگوں

نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا ان کو ہلاک کرے گا۔

وَ مُعَذِّبٌ مَّنْ قَتَلَكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اور جنہوں نے آپ کو قتل کیا ان کو عذاب دے گا میں گواہی دیتا ہوں یقیناً آپ نے اللہ کے

وعدہ کو پورا کیا

وَ جَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِهٖ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ

اور زندگی کی آخری سانس تک اس کی راہ میں جہاد کیا

فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ

ان لوگوں پر خدا کی لعنت ہو جنہوں نے آپ کو قتل کیا اور ان پر بھی خدا کی لعنت ہو جنہوں

نے آپ پر ظلم کیا

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ

اور ان پر بھی خدا کی لعنت ہو جنہوں نے

آپ پر ظلم و ستم کو سنا اور راضی رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ وَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُ

خدایا میں یقیناً اس بات کی گواہی دیتا ہوں میں ان کے دوستوں کا دوست ہوں اور ان کے

دشمنوں کا دشمن ہوں

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اے فرزند رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان

اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ

میں گواہی دیتا ہوں آپ بلند ترین آباء کے صلب میں

وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ

اور پاکیزہ، ترین امہات کے رحم میں نور خدا تھے۔

لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا

جہالت کی نجاستیں آپ کے دامن کردار سے دور تھیں،

وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا

ضلالت کی تاریکیاں آپ کے قریب نہ آسکیں۔

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ

میں گواہی دیتا ہوں آپ یقیناً دین کا ایک ستون ہیں

مسلمانوں کے رکن ہیں

وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ

مومنین کی پناہگاہ ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں آپ یقیناً نیکوکار، پرہیزگار، رضاشعار، پاکیزہ

کردار،

الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ

ہدایت مدار، امام ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں آپ کے امام فرزند،

كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى

پرہیزگاری کا کلمہ ہیں، ہدایت کا پرچم ہیں اللہ کی مضبوط رسی ہیں،

وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ

تمام اہل دنیا پر اللہ کی حجت ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں

میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں۔

وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَايِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ

آپ کی واپسی (رجعت) پر یقین رکھتا ہوں۔ اپنے دین و شریعت میں اپنے تمام امور کے انجام میں آپ سے وابستہ ہوں۔

وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ

میرا دل آپ کے قلب مطہر کے سامنے تسلیم ہے۔ میری ہر بات آپ کے امر کی تابع ہے۔

وَّ نُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ

میری مدد و نصرت آپ کے لئے آمادہ ہے۔

حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ

یہاں تک خدا آپ کو اجازت (ظہور) عطا فرمائے۔

فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

پس میں آپ کے ساتھ ہوں پس آپ کے ساتھ ہوں ہرگز آپ کے دشمنوں کے ہمراہ نہیں ہوں۔ خدا کا درود و سلام ہو آپ پر

وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَآئِبِكُمْ

اور آپ کی پاکیزہ روحوں پر اور طیب و طاہر بدنوں پر۔ آپ کے حاضرین پر سلام آپ کے غائبین پر سلام ہو

وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

آپ کے ظاہر و آشکار پر سلام ہو آپ کے باطن و پوشیدہ پر سلام۔ آمین رب العالمین۔[1]

---

۱ مفاتیح الجنان (فارسی)، زیارت اربعین، ص ۴۶۷-۴۶۸۔ زیارت کے ترجمہ کو غور سے بار بار پڑھیں اور اس کو اپنی زندگی کا آئینہ و رہنما قرار دیں۔